THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی ❊ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ٢٦ | مورخہ ۷ر اکتوبر سنہ ١٩٢٤ء | نمبر ٣٧

لنڈنی چٹھی

(الحکم کے لئے لکھی گئی)

مین نے گذشتہ اشاعت مین عذر کیا تھا کہ مین الحکم کے لئے آج تک کچھ نہین لکھ سکا۔ اب جبکہ ہم لنڈن پہنچ گئے ہین مین ارادہ کرتا ہون کہ توفیق ملے تو الحکم کے لئے ایک ہفتہ وار خط لکھون۔ اور ایسے عام نقطہ خیال سے لکھون۔ اس سلسلہ مین میرا یہ پہلا خط ہے۔ مین نہین جانتا ناظرین اس کو دلچسپی سے پڑھین گے یا نہین۔ مگر مین اپنے شوق کو پورا کر لیتا ہون۔

دنیا کا سب سے بڑا شہر

ہم ۲۲ر اگست کو دنیا کے سب سے بڑے شہر (لنڈن) مین پہنچے لنڈن بلحاظ اپنی آبادی اپنی تجارت اپنے علمی مذاق ہی کی وجہ سے دنیا کا سب سے بڑا شہر نہین بلکہ دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور وسیع سلطنت کا دار الخلافت ہونے کی وجہ سے بھی ممتاز ہے۔ اور فی الحقیقت یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کا اعظم ترین شہر براعظم یورپ کے ایک چھوٹے سے جزیرہ مین واقع ہے بلکہ سچ پوچھو تو براعظم کے حدود سے پرے واقع ہے کیونکہ یہان کونٹی نینٹ (براعظم) کا لفظ دوسرے ممالک پر بولا جاتا ہے۔ اور انگلستان امتیازی طور پر **جزائر برطانیہ** کے نام سے پکارے جاتے ہین۔

دنیا مین مغربی اور مشرقی حکومتون کے مرکز ایران اور روم رہ چکے ہین۔ اور عباسی عہد حکومت مین بغداد نے جو ترقی کی تھی اس کی یاد اور شان کے تذکرے تاریخ بغداد کے اوراق مین اب کہانیون کا رنگ رکھتے ہین مگر لنڈن کی امتیازی حیثیت کچھ اور ہی شان رکھتی ہے۔ اور جزائر مین بسنے والی اس چھوٹی سی قوم کو خدا نے وہ بڑائی دی کہ

آج اس کی حکومت مین آفتاب غروب نہین ہوتا

مگر لنڈن کی یہ عظمت اور انگریزی قوم کی شوکت کو دیکھ کر مجھے کوئی تعجب نہین ہوا۔ دنیا کے کھنڈرات اپنے عہد کی عدیم المثل حکومتون اور سربفلک عمارتون کو اپنے اندر رکھتے ہوئے کہہ رہے ہین۔

وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہم اشد منہم بطشا فنقبوا

فی البلاد ہل من محیص

حکومتون اور قومون کی شوکتون کے مٹے ہوئے نشان دنیا کے ہر حصہ مین پائے جاتے ہین جہان اس زمانہ کی تہذیب اور شائستگی مدفون ہے۔ اس لئے لنڈن کی عظمت اور انگریزی قوم کی شوکت کو دیکھ کر میرے دل پر جو اثر ہوا وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مختلف قومون پر اپنے انعامات کے دروازہ کھولے کسی قوم کو حکومت دی کسی کو نبوت دی اور اپنے عہد مین وہ دنیا مین ممتاز اور برگزیدہ ٹھہرین لیکن جب انہون نے اس انعام الٰہی کی قدر نہین کی تو خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ان انعامات سے محروم کر دیا خدا تعالیٰ کی اس سنت مستمرہ قرآن کریم مین ان الفاظ مین بیان کیا گیا ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

احمدی جماعت اور انگریزی قوم

اس وقت روحانی انعامات کی وارث احمدی جماعت ہے اور حکومت کے لحاظ سے سب سے بڑی حکومت انگریزی ہے احمدی جماعت کا انگریزی حکومت کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے بانی کو انگریزی حکومت مین پیدا کیا۔ اور اس جماعت کا مرکز اس

خواجہ پریس امرتسر مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا۔ شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

وقت انگریزی حکومت مین ہے ۔ دونون قومین اپنے اپنے رنگ مین انعامات الٰہیہ کی وارث ہین ۔ لیکن **نبوت** کا فیضان اور نعمت ایک ایسی **دعوت** ہے جو حکمرانی قوم کو بھی دی جاتی ہے اور ایسے عام طور پر تقسیم کرنا صاحب فیضان کا فرض ہوتا ہے برخلاف اس کے **حکومت** کوئی ایسی شے نہین کہ اس کو تقسیم کیا جائے ۔ یا اس کی دعوت عام کی جائے ۔ بلکہ جب پبلک کا حکومت کے حصول کے لئے ہوتا ہے ۔ تو ایک ایسا ایجی ٹیشن پیدا ہو جاتا ہے ۔ جس کے مقابلہ کے لئے **حکومت** کو مختلف طریقہ اختیار کرنے پڑتے ہین ہندوستان کی سیاسی ہل چل اس اصول کے سمجھنے مین پوری مدد دیتی ہے ۔

اس لحاظ سے ہماری جماعت اپنی **دعوت** کی وسعت کے لحاظ سے افضل ہے ۔ اور **دعوت عامہ** کے منصب کے لحاظ سے اس کی ذمہ واریان بہت اہم ہین ۔ اس لئے کہ ایسے **سلاطین** اور ملوک کو بھی **دعوت** دینا ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ احمدی جماعت کی دعوت **برطانی قوم** کسی وقت ضرور قبول کرے گی ۔ اور اسی طرح قبول کرے گی جس طرح پر

ناصرہ کے نبی کی دعوت کو رومی حکومت نے قبول کیا جو خود اسی حکومت کے ماتحت تھا

بہرحال لنڈن کی **عظمت** اور اس کے **باشندون** کی حکومت کی وسعت انسانی قلب پر مختلف قسم کے اثرات اس کے نقطہ خیال سے پیدا کرتی ہے ۔ اور مین بھی دنیا کے اس سب سے بڑے شہر کی سر بفلک عمارتون اس کی کشادہ سڑکون اور آمدورفت کے ذرائع کی آسانی کو دیکھ کر مختلف قسم کے خیالات کو اپنے دل مین محسوس کرتا تھا اور کرتا ہون ۔ اس عظمت کے مقابلہ مین مجھے یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ

اس شہر اور اس قوم کو سلسلہ احمدیہ مین داخل کرنا میرا فرض ہے ۔

اور ہر احمدی کے دل مین یہ حقیقت پیدا ہونی لازمی ہے ۔ اس لئے کہ اس شہر اور اس **قوم** کے متعلق خدا کے برگزیدہ بندے مسیح موعود علیہ السلام نے بہت سی پیشگوئیان کی ہین جن مین سے بعض انذار بھی ہے اور تبشیر بھی ۔ پس لنڈن اور انگریزی قوم کو دیکھتے ہوئے یہ مقصد کسی حال مین بھی ہماری نظر سے اوجل نہین ہونا چاہیئے ۔

لنڈن کی عمارتین

لنڈن پہنچکر سب سے پہلی نظر جو انسان کی پڑتی ہے تو وہ لنڈن کی سر بفلک عمارتین ہین ۔ یہ عمارتین سات منزل تک چلی گئی ہین اور اتنی بڑی بلندی پر چڑھنے کے لئے ۔ زینون کے وہ وہ لفٹ سے کام لیا جاتا ہے ۔ جس پر سوار ہو کر بلا تکان چند منٹ کے اندر انسان مکان کی بالائی منزل تک چلا جاتا ہے ۔

لنڈن کے مکانات مین صحن نہین ہوتا اور نہ برآمدے ہوتے ہین ۔ بلکہ یہ رفیع الشان مکان کئی منزلون مین بنتے چلے جاتے ہین ۔ مگر ان کے اس طریق پر بنائے گئے ہین ۔ کہ ہر ایک منزل مین کافی روشنی بھی کافی ہوا آسکے ۔ یہان تک کہ جو حصہ زمین کے نیچے ہوتا ہے ۔ اس مین بھی ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ جہان ان مکانات کی رفعت کا اثر ہوتا ہے وہان عمارتون مین باہر کی طرف سے کوئی خوبصورتی نہین پائی جاتی کیونکہ دہوئین کی وجہ سے مکانات سیاہ ہو جاتے ہین ۔ ان عمارات کے دو دو کشون (مرغ یا دنما) کا سلسلہ بہت وسیع ہوتا ہے ۔ اوپر کی طرف اگر دیکھین تو چمنیون کا ہی سلسلہ نظر آتا ہے ۔

لیکن جہان بیرونی حالت ایسی ہے ۔ اندر سے یہ مکانات نہایت صاف اور خوبصورت ہوتے ہین ۔ ان کی آراستگی مین کوئی کمی نہین ہوتی ۔

لنڈن کی سڑکین اور بازار

مکانات کے عام نظارے کے بعد انسان سڑک یا بازار پر آتا ہے ۔ تو اس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ۔ پہلی بات وہ یہ دیکھتا ہے کہ بے شمار مخلوق ادہر اودہر سے اودہر آ جا رہی ہے ۔ اور کسی کو کسی سے تعلق نہین اپنے اپنے کام مین معروف اور منہمک ہین دوسری بات جو اسے نظر آتی ہے ۔ وہ سڑکون اور بازارون کی وسعت اور فراخی ہے ہر ایک بازار مین گاڑیون کے چلنے کا ایک راستہ ہے ۔ اور اس کے دونون طرف پیدل چلنے والون کے لئے سڑکین نکالی گئی ہین ۔ جنکو فٹ پاتھ (پیدل راہ) کہتے ہین ۔

ایک اجنبی کے لئے یہ نظارہ بہت عبرتناک ہوتا ہے کہ باوجود ہزارون آدمیون کے موجود ہونے کے وہ اپنے آپ کو تنہا پاتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے ایک مصنف نے لنڈن کو اینٹون کا جنگل کہا ہے ۔

ایمان کا ایک شعبہ

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ راستون سے تکلیف کی چیزین دور کرنا ایمان کا ایک شعبہ ہے ۔ اس لئے کہ ایمان کے دو بڑے حصہ ہین ۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے متعدد شعبے اور شاخین ہین منجملہ انکے ایک یہ بھی ہے کہ راستون کو صاف اور ایذا کے طریقون سے بچایا جاوے ۔ انگریزی قوم نے اس حقیقت ایمانی کو ایمان کی صورت مین خواہ نہ سمجھا ہو مگر اس مین کوئی شبہ نہین کہ انہون نے اسلام کی اس تعلیم پر ضرور عمل کیا ہے ۔ راستون کی صفائی اور آسانی کو انہون نے اپنی تہذیب اور تمدن کا ضروری جزو سمجھا ہے ۔ اور ہے بھی ضروری جسقدر راستہ صاف اور محفوظ ہون گے اسی قدر وسایل آمدورفت مین ترقی ہوگی اور وسایل آمدورفت کی ترقی تجارت کے لئے لازمی ہے ۔

لنڈن کی سڑکین اور بازار اپنی صفائی اور وسعت اور انتظام کے لحاظ سے ایک قابل قدر اور قابل دید چیز ہین کسی سڑک پر کسی قسم کے خس وخاشاک کا نشان نہین پایا جاتا ۔ اور کسی قسم کی بدامنی اور شور و شر نہین ۔ ہزارون انسان اور سینکڑون گاڑیان ۔ موٹرین گذرتی ہین ۔ اور کوئی آواز کسی قسم کی کان مین نہین آتی ۔ یہان تک کہ پولیس مین کو بھی راستہ کی حالت کو درست رکھنے کے لئے آواز نکالنے کی حاجت نہین ۔ (باقی آئندہ)

انتظار محمود

از جلال میرزا خانی

سودائی و مدہوشم یک خلق تماشائی
بے طاقت جانداری نے تاب شکیبائی
من در وکشم بادے یا آہ چہ فرمائی
"اے پادشاہ خوبان داد از غم تنہائی
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی"
برآن کہ کنی نفرین واشدور نا کامی
زو سے بردا سائش غارتگر ناکامی
محفوظ بدارم تو از خنجر ناکامی
"اے درد تو ام درمان در بستر ناکامی
وے یاد تو ام مونس در گوشہ تنہائی"
بربستر عشقت من افتادہ و بیمارم
معذورم و مجبورم ۔ مہجورم و لاچارم
در عشق تو سرشارم ۔ پا کم ار گنہگارم
"در دائرہ قسمت من نقطہ پرکارم
لطف آنچہ تو اندیشی حکم آنچہ تو فرمائی"
دیوانہ ردیت را بارائے درنگے نیست
شوریدہ شوقت را عارے فیونگے نیست
زو وائے کہ مستان را در بزم تو چنگے نیست
ساقی! چمن گل را بے روئے تو رنگے نیست
شمشاد خرامان کن تا باغ بیارائی

ابوالمصالح عبد السلام خان جلال میرزا خانی

ادعیۃ الرسول

من احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن کا مجموعہ ترجمہ کے ساتھ جن کا بین السطور ترجمہ کیا گیا ہے اور نہایت خوشخط اعلیٰ لکھائی چھپائی عمدہ کاغذ پر خوبصورت جیبی تقطیع تمام مترجم سائز کی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے اسمین وہ تمام دعائین درج ہین جو

اے آمدنت باعث آبادئے ما
ذکر تو بود زمزمہ شادئے ما

(بقلم محمود احمد مجاہد مصر)

حسن و ارمان کا مجسمہ۔ روح القدس سے بھرپور۔ دنیا جس کی محبت میں دیوانہ بن رہی ہے۔ اپنی تمام راحتوں پر لات مار کر اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوا ہے۔

اس وقت جبکہ ساری دنیا میں دنیا کے واسطے جنگ ہو رہی ہے۔ اور مادیت اور جھوٹے مذاہب اسلام کو کھا جانے کے لئے ہر طرف سے بڑھ رہے ہیں خصوصاً ایسے مذاہب جن کا وجود ایک عقلمند کے نزدیک سخت حیرت انگیز ہے۔ جیسے ہندو جن کا مذہب انسانی عقل کو چکر میں ڈال دینے والا ہے۔ وہ مذہب بھی آج جرات کر رہا ہے کہ اسلام کو ہندوستان سے مٹا دے۔

ایک طرف جہالت کے وسیع بادلوں نے گھیرا ہوا ہے اور دوسری طرف تمدن کے پردے میں تمام ناگفتنی افعال کئے جا رہے ہیں۔

تیسری طرف سے مذاہب باطلہ خدا کے نام سے گمراہ کرنے کے لئے پوری جد و جہد کر رہے ہیں۔ چوتھی طرف خود دنیا آج پوری زیبائش کے ساتھ اہل عالم کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے الغرض انسان اس وقت میں سخت ہی مصیبت میں اور اضطراب کے عالم میں ہے۔ اس کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہلاکت کھیل رہی ہے اور کوئی نہیں کہ ان کو اس ہلاکت سے بچانے کی فکر کرے۔

سب خواب خرگوش میں مست ہیں۔ کسی کو خدا کی مخلوق کی بھلائی کی فکر نہیں۔ بہت سے ہیں جو مدعی ہیں لیکن دراصل وہ انسان کو ہلاکت کے گڑھے کی طرف لیجانے کے لئے تیار ہیں ایسی حالت میں ساری دنیا میں صرف ایک جماعت اس درد کو اپنے اندر محسوس کر رہی ہے۔ وہ یورپ کے لئے بیقرار ہے۔ وہ شوق کے لئے بے قرار ہے۔ وہ سیاہ سفید کے لئے بے قرار ہے۔ ان کا دل چاہتا ہے کہ ہر انسان پاکیزہ ہو کر اپنے مولےٰ سے ملاقی ہو جائے۔ وہ دنیا کی آواز کے بالکل برخلاف سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔

زمین ان کی آمد پر اگرچہ خاموش ہے۔ مگر آسمان سے ملائکہ فتح و نصرت کے پیام لا رہے ہیں اور ان کے ہر قدم پر مرحبا کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔

یہ درد آخر اسقدر بڑھا کہ اس عظیم الشان قوم کا امام جس کو خدا نے اپنے ہاتھوں سے ۔ خود دنیا کی تشخیص کر کے علاج تجویز کرنے کے لئے گھر سے نکل پڑا۔

آج اگر اس سفر کو حیرت اور تعجب سے دیکھا جا رہا ہے اور حاسدوں نے مختلف رنگوں میں اس سفر کو لیا۔ مگر ایک دن آ رہا ہے جبکہ قومیں دست حسرت ملیں گی کہ وہ کیوں اس سفر میں فیض یاب نہ ہوئیں۔

بدقسمت ہیں وہ جن کے گھر میں خدا کا پیارا گیا اور وہ اس سے محروم رہے۔

مگر کیسے ہی بدقسمت ہیں وہ جو کہ خود اس کے گھر میں مدتوں تک پڑے رہے اور پھر محروم کے محروم ہی نکل گئے۔

اے محرومو! اس چشمے کی طرف دوڑو۔ اس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے دکھایا۔ اور اس کے اندر ایسی بہترین ایمان کے پانی کی رکھدی ہیں۔ جن کے پینے سے انسان ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔

میں کیسے بتاؤں کو اس وقت جبکہ ساری دنیا ہلاکت کی آگ میں جل رہی ہے۔ اس وقت کوئی انسان سوائے اس راہنما اور اس کی جماعت کے اب نہیں۔ جو کہ تمہارے لئے بے قرار ہو کر تمہارے واسطے پانی لے کر پیچھے دوڑ رہا ہو۔ مگر افسوس کہ تم اس قدر آگ کی طرف جا رہے ہو جسقدر کہ تم کو اس سے نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے

کوئی مجھکو بتلائے کہ کون ہے جس نے تبلیغ کا کام اس راستباز جماعت سے پہلے شروع کیا۔ مسلمان کہلانے کے لئے تو آج بھی ہزاروں انسان اسلامی شکل میں بہت کچھ اپنی بابت کہنے کو تیار ہیں۔ بہت سے واعظ اور امیر بنے پھرتے ہیں۔ اور بہت سے مولوی اور صوفی کہلا رہے ہیں۔ مگر ان سب کی حالت قابل رحم ہے۔

اس پرفتن زمانہ میں دعاؤں کے ہتھیاروں کو جو کہ اسلام کے پاس ایک بہترین ہتھیار تھا۔ سب نے کھو دیا۔ اور اسلام کے اس قیمتی شعار کو کر دیا۔ اس وقت کون ہے جو اس ہتھیار کو قبولیت کے ساتھ استعمال کر رہا ہے۔ وہ صرف ہمارا امام اور اس کی جماعت ہے

پس وہ دعاؤں کے ساتھ اور خدا کے فضلوں کو جذب کرتا ہوا آج دنیا کے اندر شیطان کو ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دینے کے لئے کھڑا ہوا۔

اس نے مصر کی زمین کو اپنے قدموں سے برکت دی جس کو بہت سے مقدس انبیا پہلے بھی برکت دے چکے ہیں اس نے اس قوم کی حالت کو دیکھکر یہ عزم کر لیا ہے کہ اس قوم کو جسکی اصلاح کے لئے مختلف نبیوں نے اس زمین کو اپنے قدموں سے لتاڑا۔ اور جس قوم کی اصلاح کے لئے اصحاب نے اپنے خون اس زمین پر بہا دیئے۔ وہ قوم آج پھر دنیا کی طرف اس قدر مائل ہو چکی ہے۔ کہ ان کا اسلام ایک نیا اسلام معلوم ہوتا ہے۔

وہ اسلام سے اسقدر دور ہیں جیسے اور قومیں۔ مگر افسوس وہ اس بعد کو محسوس نہیں کرتے۔

پس اس نے عزم کر لیا ہے کہ مجبور قوم کو پھر محبوب سے ملاقی کرنے کے لئے دعاؤں کے ساتھ وہ اس قوم میں ایک نئی بنیاد رکھے گا۔

لوگ ہنس رہے ہیں ان کے ہنس نے دو۔ مجھکو تو اس قوم کے ملک میں اس کے اترنے سے ہی کامیابی اور برکت کی ہوائیں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ ان کو چلانے والا اور لانے والا وہ مقتدر ہے جو نظام عالم کو چلاتا ہے۔ ورنہ یہ خود اپنی مرضی سے نہیں چلتے۔ ان کے کام خدا کی منشا کے ماتحت ہوتے ہیں۔ پس وہ اس زمین پر خدا کے حکم سے اترا۔ اور اس کے ساتھ ایک پاک لوگوں کی جماعت اتری۔ میں ان کی آمد میں برکت اور رحمت محسوس کرتا ہوں۔ ان کی آمد سے میری مرادیں بر آئیں۔ میری اس نے دعائیں سن لیں جس کے حضور میں نے بارہا تضرع سے عاجزی کی اور اس لئے میں صدق دل اپنے آقا اور مولےٰ کے حضور ارض مصر پر اترنے کے موقع پر خوش آمدید کہتا ہوں اور کہتا ہوں

> اے آمدنت باعث آبادئے ما

حضرت قوم کو فرض شناسی کا سبق دیتے ہیں

(از قلم مجاہد مصر)

اسلام نہیں پھیل سکتا جبتک قوم بالکل ایک نئی تبدیلی پیدا نہ کرے

حضرت خلیفۃ المسیح کا دوسرا مکتوب گرامی جو معزز الفضل میں شایع ہوا ہے۔ بہت سی باتوں کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہے۔

منجملہ بہت سی باتوں کے ایک یہ ہے کہ حضور نے تفصیل سے یورپ کی باتوں کو اور اس کے اثرات کو بیان فرمایا یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ یہ خط کسی ایسے انسان کا نہیں جو حکایت کے طور پر اپنے دوستوں کو لکھ رہا ہے۔

اور پھر یہ خط کسی ایسے انسان کا بھی نہیں ہے جو کہ سیر و تفریح کی غرض سے یورپ کی طرف گیا ہے۔ بلکہ یہ خط اس انسان کا ہے۔ جو اس زمانہ کے نبی کا لخت جگر اور اس کا پاک خلیفہ ہے۔ وہ اپنی قوم کو ایک خط لکھ رہا ہے اور اس میں ان مشکلات کا ذکر کرتا ہے جو ہمارے راستہ میں۔ کیونکہ اس قوم کا ایک ہی کام ہے۔ اور وہ اسلام کا دنیا کے کونوں میں پھیلانا ہے ۔ ان مشکلات کو بیان کرنے میں ان کی صاف غرض یہ ہے۔ کہ عقلمند انسان جب مشکلات کو دیکھتا ہے تو وہ بہت ہشیار ہو جاتا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ جب انسان کو یہ معلوم ہو کہ اس راہ گذر میں چوروں اور ڈاکوؤں کا مسکن ہے۔

تو وہ کس ہوشیاری سے وہاں گذرتا ہے۔

اور جب اس کو معلوم ہو کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو وہ وہاں بہت مستعدی سے جاتا ہے۔

پس اس طرح سے جب کہ تم کو تمہارا امام ان مشکلات سے آگاہ فرما رہا ہے۔ تو تم اپنے فرض کو خود سوچ سکتے ہو۔ امام کے الفاظ پڑھو اور پھر پڑھو اور پھر پڑھو۔ تمکو اس میں ایک نور اور برکت ملے گی۔ تم اس میں زندگی اور راحت پاؤ گے۔ تم جانتے ہو کہ تم اپنے لئے زندہ نہیں ہو بلکہ تمہاری زندگی کی غرض کسی اور کے لئے ہے۔ پس اس امر کو جاننے کے لئے امام کے کلمات کو پڑھو اور اپنا ورد بناؤ۔ تاکہ تم اصل حقیقت کو پالو۔

سنو اور پھر سنو کہ امام تم کو نہایت بلند آواز سے کہہ رہا ہے

"اے قوم میں ایک نذیر عریان کی طرح تجھکو متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو بدلنے نہ دینا جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دیگا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ آہ نہ چھوڑنا میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ایک حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو بڑا۔ جو چیز سنت سے ثابت ہے وہ ہرگز نہیں بدلی جا سکتی جو اسکو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے۔ وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا"

اس میں آپ نے نہایت کھلے لفظوں میں تمکو تمہارے فرائض سے آگاہ کیا ہے۔ یورپ چاہتا ہے کہ اسلام کو بدل دے اسلام کی حالت کو مسخ کر دے۔ اور وہ اس کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر رہا وہ اس کے لئے اپنی پوری قوت کو عمل میں لا رہا ہے۔ اور افسوس اس میں بہت سے مسلمان کہلانے والے بھی شامل ہو گئے ہیں اور اس کے اثر کے نیچے دب گئے۔ اس وقت دنیا میں صرف تم ہی ایک ایسی قوم ہو جن کی طرف نگاہ اٹھائی جا سکتی ہے۔ پس تمہارا امام تمہارا مقتدا تم سے ہزاروں میل کے فاصلے سے تمہارے فرائض کی نسبت کہہ رہا ہے اس کو سنو۔ اور اس کو سن کر اس کے لئے تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ کہ تم ہی آج اسلام کی حالت کو مسخ ہونے سے بچاؤ گے۔ تم اپنے گھروں میں دیکھو ایسا ہو کہ تمہارے بچے اور تمہاری عورتیں اس جوش سے خالی رہ جائیں۔ اور تمہارے مرنے کے بعد یہ بچے اسلامی گھونسلوں سے پرواز کر کے یورپ کی گندی زندگی کے گڑھے میں گر جائیں۔

ان کو ابھی سے یورپ کے فیشنوں کا دلدادہ مت ہونے دو۔ ان میں سادگی پیدا کرو۔ ان میں اسلامی شان پیدا کرو ان کو کہو کہ وہ زبان حال سے مبلغ بن جائیں۔ تم جس گھر میں رہو وہ تمہاری صداقت کی دلیل ہو تم جس شہر میں ہو وہ شہر تمہاری راستبازی کی دلیل ہو۔ تمام انسانی کمزوریاں تم میں سے بھسم ہو جائیں۔ اور تم زمین پر رہتے ہوئے ملائکہ کی زندگی بسر کرو۔

ساری دنیا آگ میں جل رہی ہے۔ اور تم ہی تھوڑے سے انسان ہو جو کہ اس آگ کو بجھانے کے لئے مامور ہوئے ہو تم میں سے اس پر خطر وقت میں اگر ذرا بھی کسی نے سستی کا اظہار کیا۔ تو تم جانتے ہو کہ اس کا الزام تمہاری گردن پر ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ یورپ صرف یورپ میں قوی ہے۔ یورپ ہندوستان میں بھی ویسے ہی اپنی حرکت دکھا رہا ہے جیسے یورپ میں۔

پس یہ مت خیال کرو کہ اس کا خطرہ صرف یورپ میں ہی ہے۔ بلکہ اس کا خطرہ عالمگیر ہے جو کہ جنگلی اقوام میں بھی پھیل رہا ہے۔ فیشن کے رنگ میں اسلام کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔

اور مسلمان کہلانے والے جو اس تمدن سے متاثر ہو چکے ہیں نماز اور روزے کو ایک لغو اور فضول حرکت قرار دے رہے ہیں۔

ہمارے بچے بھی ان مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن مدارس کا نتیجہ دین سے بیزاری ہو رہا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم بہت بیداری سے کھڑے ہوں اب کہ ہم یورپ کی دیکھ بھال میں رہیں۔ اور گھر میں دشمن نقب لگائے۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ خطرے کی رات میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی نہیں سوتے۔ اور وہ سب جاگتے رہتے ہیں۔

بہت دفعہ دیکھا گیا کہ اندھیری رات میں کسی نے کہہ دیا کہ آج چوروں کی آمد کا اندیشہ ہے تو سارا گاؤں جاگتا رہتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی جاگتے رہتے ہیں۔

بتلاؤ کیا چور جو کہ ایک گھر میں چند گھڑے یا برتن یا چاندی اور سونے کے ٹکڑے چرا کر لیجاتا ہے

خطرہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے

اس خطرے سے جس کی آگاہی ہمارا امام کر رہا ہے چوروں کے اثرات آنی ہوتے ہیں۔ لیکن امام جس چور سے تم کو ڈرا رہا ہے اس کے اثرات نہایت خطرناک ہیں جو کہ موت کے بعد کی زندگی پر بھی پڑتے ہیں۔ کیونکہ یہ چور ایمان کی متاع کو چرا کر لے جاتا ہے۔ پس تمہارا کام بہت مشکل ہے۔ کیونکہ صرف تمہارا یہی کام ہی نہیں کہ تم اس اندھیری رات میں اپنے اموال کی حفاظت کرو۔ بلکہ دوسری طرف تمہارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ جن کے گھروں میں چوروں نے نقب لگا کر ان کو خالی کر دیا ہے۔

ان کے مالوں کے لانے کی کوشش کرو۔ دیکھو اور سنو کہ تمہارا امام بہانگ دہل کہہ رہا ہے۔

"یورپ سب سے بڑا دشمن اسلام کا ہے"

پس دشمن تو میدان میں ہے اور پوری طاقت سے میدان میں ہے۔ کیا تم اس وقت گھروں میں آرام سے بیٹھے رہو گے۔ یا تم اس قلیل لشکر پر خاموش رہو گے جو کہ تم نے اتنے بڑے دشمن کے مقابلہ میں بھیجا ہے جو کہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کی قوت ہمارے مقابلے میں امام کے الفاظ ہی اور   کی قوت کا موازنہ

جیسے کہ امام فرماتا ہے۔

"کہ ہم اگر یورپ کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہماری مثال اس کبوتر کی سی ہوگی جو بلی کو دیکھکر آنکھیں بند کر لیتا ہے"

پس اس سے صاف معلوم ہو گیا۔ کہ اگر تم اس کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ تو یورپ بہرحال تمہارے تعاقب میں ہے اور اندیشہ ہے کہ اس سے اسلام کو خدا نہ کرے سخت نقصان نہ پہنچے۔

پس اس حالت میں جماعت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ کھڑے ہو جائے۔ اور ہم میں سے جو اس وقت تک سست ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس جنگ کے لئے ہم اپنی عورتوں اور بچوں تک کو تیار کر لیں ان میں سے ہر ایک یورپ کی اس رو کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا تم نے نہیں سنا کہ یورپ کے بہت سے دہریئے اسلام کے خلاف روپیہ صرف کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عیسائیت سے ان کو کوئی تعلق نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اسلام کے خادم ہو کر اسلام کے غلام کہلا کر بھی پوری طاقت سے دشمن کا مقابلہ نہ کریں۔ اب سونے کا وقت نہیں اب جاگنے کا وقت ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا امام کس طرح سمندروں کو چیرتا ہوا جا رہا ہے۔ تمہاری محبت کا اس سے پتہ نہیں لگ سکتا کہ تم تاروں کو پڑھو اور خوش ہو جاؤ۔ بلکہ تمہاری سچی محبت کا اب امتحان ہے۔ اگر تم اس کے سچے عاشق ہو جیسا کہ ہم کو یقین ہے تو تم بھی اس طرح دنیا کو چھوڑ دو۔ تم بھی لوگوں کو چھوڑ دو۔

اپنی زندگی کی گھڑیوں کو مدت سے کسی بہتر کام میں صرف کر لو۔ کیونکہ یہی مقصد ہے۔

کیا تم نہیں جانتے کہ امام نے کن تکلیفوں سے گذر کر اس سفر کو اختیار کیا ہے۔ پھر کیوں تم اس میدان میں پیچھے ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک گھر بار چھوڑ کر لنڈن چلا جائے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اس دنیا سے نفرت کرے اور سخت نفرت کرے۔ وہ اپنے سید و آقا کی طرح عاشق ہو اور عاشقانہ زندگی بسر کرے!

زندگی اور موت اسکی نگاہ سے دور ہو جائے۔ اور اس کا سوال مٹ جائے۔ بلکہ سب کے اندر سے ایک آواز آئے جو کہ ہم کی مترادف ہو۔

بہت وقت گذر گیا۔ اور کون جانتا ہے کہ اب کس قدر باقی ہے۔ پس بہتر یہی کہ ان باقی ایام کو اس کے لئے صرف کرو جس کے لئے ہمارا مولا صرف کر رہا ہے۔ تمہارا مقابلہ صرف یورپ ہی سے نہیں بلکہ دوسرے مذاہب سے بھی ہے جو یورپ کی طرح سے اپنے زہریلے اثرات پھیلا رہے ہیں۔

اپنے مالوں کی قربانی کرو اور اس طرح سے کرو کہ دنیا میں اس کی نظیر نہ ملے۔ اپنے نفسوں کی قربانی کرو اپنے وقتوں کی قربانی کرو اور بالکل متحد ہو جاؤ۔ اس لئے کہ جب دشمن سر پر ہوتا ہے اس وقت اپنے بھائی سے لڑنا والا اپنی اور اپنے بھائی کی موت کے وارنٹ پر دستخط کرتا ہے۔

مشکلات اور تکلیفوں کی برداشت کرنے کی عادت پیدا کرو کہ یہی ہمارے امام کا شیوہ ہے۔ پس تم میں ہر ایک اپنے اپنے شہر میں اس کا مظہر ہو۔ جس کے تم عاشق ہو اور عشق اس وقت تک کامل نہیں ہوتا۔ جبتک دونوں ایک دوسرے کے ہمرنگ نہو جائیں۔ محمود نے یورپ کا سفر اختیار کیا تم اپنے ملک کے یورپ میں وہی کام کرو۔ جو کہ وہ یورپ میں کر رہا ہے تم وہی آواز دو جو وہاں سے آ رہی ہے۔

وہی حرکت کرو جس حرکت کو وہ کر رہا ہے۔ تا تمہاری محبت کامل ہو اور اسی اتحاد و یکجہتی سے ہم اپنے دشمن پر غالب ہو سکیں۔

خادم محمود از مصر

حضرت خلیفۃ المسیح پر اسراف کا الزام

خدا نہ کرے کہ وہ ہاتھ جس نے اس زمانے کے عظیم الشان مصلح خلیفہ پر حملہ کیا ہے۔ وہ پھر کا غذ پر اس طرح سے حرکت کرتا نظر آئے۔ افسوس کہ خدا کا خوف ان کے دل سے پرواز کر جائے۔ اور اب ان کے دل پتھر کے ٹکڑے ہیں۔ جن پر کسی قسم کا اثر نہیں ہوتا۔ اور حقیقت سے آگاہ انسان بہت جلد یہ خیال کر لیتا ہے کہ یہ لوگ محض ضد اور تعصب میں ڈوبکر اس قسم کے فقرے کہتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کے اخلاق اس قدر گر چکے ہیں کہ جنگل کے وحشی بھی اس طرح سے انسان پر حملہ نہیں کرتے وہ اعتراض کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے اس سفر میں اسراف کیا ہے۔

اے بد باطن اور سیاہ دل لوگو۔ تم کو خلیفۃ المسیح اور اس کی قوم سے کیا ہمدردی۔ کہ تم اس کے مال سے ہمدردی کرتے ہو۔ یہ مال جس کے ساتھ تمہارا کسی قسم کا تعلق نہیں اور جو اب تمہاری خیانتوں سے بالکل محفوظ ہے اس لئے بار بار تمکو اس مال کا خیال آتا ہے۔ اور تم اس دکھ کی وجہ سے چیخ اٹھتے ہو۔ مال ہی تھا جسکے لئے تم نے قادیان سے تعلق قطع کیا۔ وہ مال ہی تھا جس کے لئے خواجہ لنڈن گیا وہ مال ہی تھا جسکو حاصل کرنے کی ہوس میں محمد علی نے اپنے آقا اور مرشد سے خیانت کی۔ وہ مال ہی تھا جسکے لئے خواجہ نے گذشتہ سال لارڈ ہیڈلے کو لیکر چ کیا۔ وہ مال ہی تھا جس کے حصول کے لئے لارڈ ہیڈلے کو مصر میں بت بنا کر نمائش کی۔

وہ مال ہی تھا جس کے لئے تم نے مسیح موعود کو چھوڑا بے شک مال بہت پیاری چیز ہے۔ بے شک مال کے لئے تم نے بہت کچھ قربانی کی اور بہت کچھ چھوڑ دیا مگر تمہاری مثال بالکل خسر الدنیا والاخرۃ کی ہوئی۔ کیونکہ نہ مال ہی ملا اور نہ خدا ہی ملا۔

ہمارے امام پر اسراف کا الزام وہ قوم لگاتی ہے جو کہ پہلے خیانت کے جرم میں ماخوذ ہو چکی ہے۔ اور دنیا نے اسکی خیانت کو تسلیم کر لیا۔

ہمارے امام پر اسراف کا الزام وہ قوم لگاتی ہے جنہوں نے قوم کے ہزاروں روپے کو اپنی اغراض نفسانی کے لئے صرف کر دیا۔ اور آخر پکڑے گئے۔ بے شک انپر یہ مثل صادق آتی ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

اس اسراف کے رد میں مجھکو کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

اس اسراف کے جواب میں لکھنے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ ہماری قوم خدا کے فضل و کرم سے ان اعتراضوں کی حقیقت کو خوب جانتی ہے۔ مگر میں اس لئے بھی چند سطور کو ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ یہ واقعات صفحات تاریخ پر اس اعتراض کی بدولت محفوظ ہو جائیں۔ اور معلوم ہو کہ خدا نے ہم کو وہ خلیفہ دیا ہے جو کہ قوم کے روپے کو کسقدر احتیاط کی نگاہ سے صرف کرتا ہے

میری سوئیز میں ملاقات اور احباب کی حالت

میں سوئیز میں آقا سے ملنے کے لئے حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ سلسلہ کے معزز ترین احباب ڈاک پر سفر کر رہے تھے دوپہر کا وقت تھا بعض احباب کو آرام کرسیوں پر بیٹھ کر وقت گذارتے پایا۔ بعض احباب دوپہر کے بعد قیلولہ کے لئے سونا چاہتے تھے۔ ان کے پاس کوئی جگہ نہیں تھی وہ بنچ جو قدرے دھوپ میں تھے بعض اس پر لیٹ گئے۔

میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا کہ وہ ایک معمولی سی دری پر جہاز کے ایک کنارے سایہ میں لیٹ گئے۔ یہ حالت دیکھکر میرے دل میں سخت درد پیدا ہوا۔ اور میں اس درد کا اظہار نہ کر سکا۔ انہیں سے ہر ایک بزرگ واجب الاحترام اور واجب التعظیم ہے۔ مگر والد کی جو عزت اور محبت اولاد کے دل میں ہو سکتی ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔

قریب تھا کہ میں رو پڑتا مگر مجھکو اس امر نے تسلی دی کہ دین کے لئے اس حالت میں مسرور ہے۔

میں فخراً نہیں بلکہ واقعہ کے اظہار کے لئے بیان کرتا ہوں کہ مجھکو میرے والد صاحب نے کبھی ریل میں تھرڈ کلاس میں سفر نہیں کرایا۔ جس زمانہ میں وہ الحکم کی مالی مشکلات کی وجہ سے مشکلات میں تھے۔ اس وقت بھی اگر میں کہیں جاتا تو مجھکو انٹر کلاس میں سفر کراتے۔ اور جب خدا نے انکو وسعت دی تو انہوں نے مجھکو سیکنڈ کلاس میں اور بعض اوقات فسٹ کلاس میں سفر کے اخراجات دیئے اور پانی کی طرح سے ہماری ضروریات پر روپیہ بہا دیا۔

پھر وہی شخص سلسلہ کی طرف سے تاریخ نویس کے کام کے لئے مامور ہو کر جا رہا ہو۔ نہایت غربت کی حالت میں جہاز کے لکڑی کے فرش پر ایک راستہ کے کنارے پڑا ہوا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ باقی دوستوں کا بھی کیا حال ہوگا۔ وہ کونسی چیز تھی جس کی بنا پر یہ لوگ تکلیف اٹھا رہے تھے۔ وہ ایک ہی چیز ہے۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس کے بعد وہ حکم تھا جو خلیفہ وقت کا حکم تھا اور جو قوم کے روپے کو بچانے کے لئے۔ ان محترم ہستیوں کو ڈیک پر سفر کرا رہا ہے۔

انہوں نے طوعاً یا وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی اگر وہ چاہتے تو اپنی سیکنڈ کلاس کی کرا لیتے مگر وہ اس تکلیف میں پڑے رہے۔ تا قوم کا روپیہ اسراف کے رنگ میں صرف نہو۔

جہاز میں کھانا

میں نے صبح اور شام کا کھانا جہاز میں کھایا دونوں وقت کا کھانا اسقدر قلیل تھا کہ اسپر قوت لایموت کا لفظ بولا جا سکتا تھا تو بس کیا وہ وہاں سیکنڈوں روپے بے دریغ نہیں صرف کر سکتے تھے۔ اور کرتے تو ان کو کون پوچھنے والا تھا۔ قوم ان کی جان نثار وہ ان کے ذمہ پر اپنی ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار مگر وہ سب اس مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جو اقتصار کا بہترین مدرسہ اور اس معلم سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے سکھایا تھا

پورٹ سعید

ہم سب رات کو پورٹ سعید اترے وہاں ایک متوسط درجے کا ہوٹل کرایہ پر لیا گیا۔ حالانکہ وہاں نصف پونڈ سے زیادہ یومیہ کا ہوٹل موجود تھا۔ اور اتنی بڑی جماعت کے قیام کے لئے ضروری تو یہی تھا۔ کہ وہ اس میں اترتا۔ مگر وہ ایک ایسے ہوٹل میں اترتا ہے جو بالکل متوسط ہے اس کو اپنی شہرت اور اپنی وجاہت کا ہرگز خیال نہیں ہوتا۔ اور محض اس لئے کہ قوم کا روپیہ زیادہ صرف نہو۔

زیادہ کفایت کس میں ہے؟

یہ فقرہ حضرت خلیفۃ المسیح کے لب مبارک سے اس وقت نکلا جب کہ ہم ہوٹل میں اتر چکے تھے۔ اور میں حضور اقدس کے کمرے میں آپ کے پاس سڑک کی طرف شاہ نشین پر کھڑا تھا کہ کسی نے آکر دریافت کیا کہ حضور صبح کے ناشتہ کے لئے ہوٹل والے کہتے ہیں کہ ہوٹل میں کرینگے یا کسی اور جگہ تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ کفایت کس میں ہے باہر کھانے میں یا ہوٹل میں۔ میں نے عرض کی کہ باہر کھانے میں زیادہ کفایت ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ ہوٹل سے ناشتہ نہیں کریں گے۔

اللہ اللہ کیا عظیم الشان انسان ہے کہ اوسکو کسی گھڑی بھی یہ امر چین نہیں لینے دیتا کہ کہیں قوم کا روپیہ زیادہ خرچ نہو جائے۔ ہماری قوم جسقدر اس خلیفہ پر فخر کرے کم ہے۔ اور بالکل کم ہے۔

ہم میں سے ہر ایک جان سکتا ہے۔ کہ اس میں کس قدر روپیہ کا اقتصار ہو سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ پانچ چھ روپے کا۔

مگر میرے آقا نے پسند نکیا۔ کہ جب پانچ چھ روپیہ کا اقتصار ہو سکتا ہے تو کیوں اس کو نہ کیا جائے۔

شیخ محمود احمد از مصر (باقی آئندہ)

ایڈیٹر "پیغام" کی کجروی

حدیث انا سید الاولین والآخرین من النبیین کی مفصل بحث ہم کسی گذشتہ الحکم میں کر چکے ہین - اس حدیث سے پیغامی کیمپ مین عجیب ہلچل مچ رہی ہے - ۱۸ ستمبر کے پیغام مین خود ایڈیٹر صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے - کہ جو تم معنی کرتے ہو - وہ بھی ہو سکتے ہین مگر صاف معنے یہ ہین کہ مین تمام بنی نوع انسان کا سردار ہون"۔

ہمارے خیال مین ان معنون کا صاف سمجھنا عربی سے جہالت کا نتیجہ ہے - اور تعصب پر صاف دلیل ہے -

اس جگہ بنی نوع انسان کا کوئی لفظ نہین - ہان اولین اور آخرین کی تخصیص کے لئے اور اس کے بیان کے لئے من النبیین آیا ہے۔

افسوس کہ "پیغام صلح" محض اس لئے کہ یہ حدیث اس کے عقیدہ کے خلاف ہے - اس کو کس طرح بگاڑ رہا ہے - حالانکہ یہ ان کی طرف سے پیش ہوئی ہے -

پیغام صلح کے مندرجہ بالا معنون نے مولوی عزیز بخش صاحب پیغامی کے معنون کی بھی تردید کر دی ہے - جن کا ذکر ہم ۱۸ ستمبر کے الحکم مین کر چکے ہین۔

"پیغام صلح" کے مندرجہ بالا معنے اول تو ہین ہی غلط لیکن تاہم ان سے بھی ایک حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ آخری کے معنے سب سے پیچھے آنے والا کے بالکل غلط ہین بلکہ آخری کے یہ مطلق "بعد مین آنیوالا" کے نہین ہے اور ایک ہی فرد کا آخری ہونا ضروری نہین بلکہ بہت سے لوگون مین سے ہر ایک آخری کہلاتا ہے اور ایک کے آخری کہلانے سے یہ مین ثابت ہوتا کہ اب آئندہ کوئی نہین ہو سکتا۔

کیا ہم امید رکھین - کہ "پیغام" آئندہ اشاعت مین مولوی محمد علی صاحب کے مزعومہ معنون کی تردید کا اظہار کھلے لفظون مین کرے گا - اور آزادی رائے کو ثابت کر دکھائے گا۔ دیدہ باید

خاکسار - اللہ دتا جالندہری (مولوی فاضل)

مامورین الٰہی سے بعد کا نتیجہ حجاب عقل

(پیوستہ بگذشتہ)

از جناب ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب

اپنی قوم کی بیجا حمایت کی جاتی ہے - گو خدا ناراض ہو جائے مگر ان کی قوم کو فائدہ حاصل ہو جائے - اس طریق سے کوئی قوم ترقی نہین کر سکتی - صداقت کی حمایت کرنا چاہے بظاہر اس مین کتنے ہی نقصانات نظر آتے ہون - یہی ایک کامیابی اور ترقی کا گر ہے - اور اس گر کو وہی قوم اور صرف وہی قوم عمل مین لا سکتی ہے - جو اپنا مقصود خدا کو بنا دے - خدا کو اپنا مقصود اور معبود بنانے والے انسان کی نظر مین تمام انسان اسی خدا کے بندے ہوتے ہین جس کا وہ خود بندہ ہوتا ہے پس اپنے خدا کی رضا ایسا شخص اپنی بات مین دیکھتا ہے کہ مظلوم کی مدد کرے - چاہے وہ اپنی قوم مین سے ہو چاہے وہ کسی غیر قوم مین سے ہو - اور خدا کا چہرہ نظر نہین آ سکتا سوائے نبی کے تعین کے - بس وہ قوم جو کہ خدا کے نبی کے نور سے فائدہ حاصل کرتی ہے - وہ خدا کو دیکھ لیتی ہے - اور اسی کو اپنا معبود اور مقصود قرار دیتی ہے - اور اس کی نظر مین وسعت اور قلب مین تمام خدا کے بندون کی ہمدردی اور محبت پائی جاتی ہے - اور قوم بیجا حمایت کا جاہلانہ خیال کو ایک منٹ کے لئے بھی ایسا قلب قبول نہین کرتا - اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ مین مسیح موعود کو نازل کیا تا اس کے نور سے پھر آنکھین بینا ہون۔

حضرت مسیح موعود تشریف لائے - اور حضور نے ہمین وہ نور عطا کیا - کہ اب ہمین قران اور حدیث کا اور اسلام کا چہرہ صاف نظر آنے لگا - اور جب ہم مسیح موعود کے نور سے علیحدہ تھے - تو ظلمت مین ہونے کی وجہ سے قران کریم کو خود بھی ڈراؤنی شکل مین دیکھتے تھے - اور غیرون کے سامنے بھی وہی شکل پیش کرتے تھے - اور اب بھی وہ لوگ جو مسیح موعود کے دامن سے جدا ہین - وہ قران کریم کے مذہب کو "وحشیانہ اور جاہلانہ" صورت مین پیش کرتے ہین - اور وہ سمجھتے ہین کہ مسیح آ کر مسلمانون کے علاوہ باقی ساری قومون کو قتل کر دین گے - اور اپنے وحشیانہ افعال اور ایسے افعال کی تائید سے بھی وہ اسی ڈراؤنی شکل مین قران کریم کو پیش کر رہے ہین۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے - کہ پھر ہمین قران کریم اصلی خوبصورت شکل مین عطا فرمایا - وہ حضرت مسیح موعود ہی ہین جنہون نے آیت لا اکراہ فی الدین کی دنیا مین تبلیغ کی اور اسلام کے چہرہ پر سے اس سیاہ دھبے کو دور فرمایا - جو مسلمانون کے جاہل علماء کہلانے والون نے ڈالا تھا دنیا کی ساری قومین آج قوم قوم کا وظیفہ پڑھ رہی ہین بڑی بڑی طاقتون والی قومین اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور ہوشیار سمجھنے والی قومون نے بھی اس گر کو نہین سمجھا - کہ قوم کو نہین - بلکہ حق کو مقصود بنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت ہی اس زمانہ مین تمام قومون مین اس بات سے ممتاز ہے - کہ قومیت کو نہین بلکہ خدا کی رضا کو اس نے اصل مقصود بنایا ہے مثال کے طور پر سیدنا خلیفۃ المسیح کے ایک پیغام کی طرف توجہ دلاتا ہون جو حضور نے اپنے دوران سفر مین جماعت احمدیہ کو اس فساد کے متعلق بھیجا - جو بھیرہ کے غیر احمدیون اور احمدیون کے مابین واقع ہوا حضور نے فرمایا - کہ اپنے طور پر تحقیقات کی جاوے - اگر اس مین احمدیون کا قصور نکلے تو ان کو تنبیہ کی جانی چاہئے اور جو شخص یا اشخاص اس فساد کے بانی ہون - ان کا مقاطعہ کرنے کے لئے میرے پاس رپورٹ آنی چاہئے پس بصیرت رکھنے والون کے لئے اس بات مین حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے - کہ ان کی مخالفت کرنے والون کی عقلون پر کیسا حجاب ہے - مبارک وہ کہ مسیح موعود کو قبول کرے - اور خدا کے بھیجے ہوئے نور سے فائدہ حاصل کرے۔

پیغامیون کے ناپاک حملے کا جواب

(حضرت مسیح موعود کی طرف سے)

آج کل خصوصیت سے پیغامی پارٹی مبائعین کے منہ آ رہی ہے اور قسم قسم کی بیہودہ تحریرون سے ان کے پاک امام کو برا بھلا کہہ رہی ہے اگر سید محمد حسین صاحب حضرت محمود اور دیگر صاحبزادون کو مفسد اور دشمن اسلام اور ابن نوح قرار دے کر اپنا اعمال نامہ پاک کر رہے ہین تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی ان سے کسی طرح کم نہین الغرض اس وقت کوئی ناپاک اور ناجائز حملہ نہین جو پیغامی دوست ذریت پاک پر نہ کر رہے ہون - اس تمام کارروائی کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے - کہ تا کسی طرح پیغامی اصحاب کا دامن اس اعتراض سے بچ جائے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد مین سے کوئی بھی تمہارے ساتھ نہین حالانکہ حضرت مسیح موعود نے ان کی صلاح اور ہدایت کے لئے ہزارہا دعائین فرمائی ہین - اور خدا کے وعدے شائع فرمائے ہین - لہذا انہون نے ان کو مفسد اور بدکار اور دشمن اسلام قرار دیکر اپنی نجات چاہی۔

ہم ان کے الزامون پر مفصل بحث نہین کرتے - ہان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک زرین قول پیش کرتے ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود خدا کے ولی اور محبوب ہین اور فی الواقع ہین - تو آپ کی تمام اولاد پاک اور صالح ہے - اور ان کا دشمن خدا اور رسول کا دشمن ہے - اور پیغامیون کو فرداً فرداً چیلنج کرتے ہین کہ اگر ان مین ذرا بھی شرم وحیا ہے - تو ہمارے پیش کردہ حوالہ کا جواب دین - ورنہ دنیا گواہ ہے - کہ ہم نے ان پر حجت پوری کر دی۔

حضرت مسیح موعود کی تمام اولاد بشارتون کے ماتحت پیدا ہوئی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی پیدائش سے پیشتر اپنے پیارے کو اطلاع دی - جس کا آپ نے "انجام آتھم"، "تریاق القلوب"، اور "حقیقۃ الوحی"، وغیرہ مین مفصل فرمایا ہے - چنانچہ آپ شعر مین بھی فرماتے ہین - ؎

میری اولاد سب تیری عطا ہے ٭ ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچون جو کہ نسل سیدہ ہے ٭ یہی ہین پنج تن جن پر بنا ہے

اب دیکھیں کہ حضرت اقدس کس طرح پیغامیوں کے ناپاک حملوں کا جواب دیتے ہیں۔

پیغامی دوستو! آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ کا حاشیہ پڑھو جس میں یہ قاعدہ کلی فرمایا ہے۔

"ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین" اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیا کو اسی کی بشارت دیا کرتا ہے جو صالح اور نیک ہوتی ہے۔

"اولاد صالحہ" پر تبرا بازی کرنے والو! شرم وحیا درکار ہے۔ کیا جسکو خدا اور اس کا پاک مسیح صالح قرار دیتا ہے۔ اور پاک ٹھہراتا ہے۔ تم اس کو گندا اور ناپاک ثابت کر دگے؟ کیا جس کا نام خدا نے "محمود" رکھا ہے تم اسکی مذمت کرکے سرخرو ہوگے؟

پیغامی صاحبو! اس مسیح کو کیا منہ دکھاؤ گے جس کی "صالح" اولاد کو گندی گالیوں کا نشانہ بناتے ہو ایک دن خدا کے سامنے جانا ہے۔ کچھ فکر کرلو۔ مجھے نہایت ہی تعجب ہے۔ جب میں نے ۲۷ اگست کے پیغام میں پڑھا۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نوح بھی تھا۔ لہذا ابن نوح کا ہونا ضروری تھا اور وہ میاں صاحب ہیں۔

افسوس کہ نامہ نگار کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ حقیقی نوحؑ کا تو ایک ہی بیٹا گمراہ ہوا تھا۔ مگر یہ عجیب نوح تھا کہ اس کی اولاد میں سے ایک بھی بقول شما گمراہ اور ضلالت سے نہ بچ سکا اس سے بھی بڑھکر مقام افسوس یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت اقدس کو نوح بتا کر تو ابن نوح دکھلاتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا حضرت اقدس ابراہیم نہ تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تو اب اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کہاں؟ یعقوب ہیں تو یوسف کہاں؟ اگر نوحؑ ہونے کی وجہ سے ایک ابن نوح کا ہونا ضروری ہے۔ تو کیا ابراہیمؑ اور یعقوبؑ ہونے کی وجہ سے اسماعیل اسحاق یوسف کا ہونا ضروری نہیں؟

پیغامی دوستو! الیس منکم رجل رشید

ابن نوح کو حضرت محمود الاصفات سے کیا نسبت؟ وہ تو کبھی بھی حضرت نوح پر ایمان نہ لایا تھا۔ مگر اس جگہ تو تمہارے نزدیک بھی یہ بات نہیں۔ ہاں جو ابن نوح کا مصداق ہے اسے دنیا جانتی ہے۔ اور جو اسماعیل اور اسحاق اور یوسف کے مصداق ہیں۔ وہ بھی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

الراقم اللہ دتا جالندھری فاضل

نظم

عشق کا راز زمانے کو بتایا تو نے

(از جناب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

سنگ باری نے کیا بال نہ بیکا تیرا
مرتبہ عین شہادت کا ہے پایا تو نے

بھول سکتے ہیں ہم اسوہ حسنہ تیرا
تیرے قربان میں سوتوں کو جگایا تو نے

موت سے تیری ہوئے ہم بھی صحابہ میں شریک
عہد نبوی کو کیا تازہ دوبارہ تو نے

تو نے زندان کی تکالیف میں راحت دیکھی
وصل کی رات کو جولان میں پایا تو نے

عشق کی آگ بھی زنجیروں سے بجھ سکتی ہے
غلغلہ جور و تشدد کو مٹایا تو نے

شمع احمد پہ فدا ہو کے پیارے صابر
عشق کا راز زمانہ کو بتایا تو نے

تیرے قربان میں اے امت احمد کے شہید
رسم خوابیدۂ شہدا کو جلایا تو نے

ظلم پر ظلم ہوا پر نہ صداقت سے پھرا
ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھایا تو نے

اہل کابل کے لئے خون سے وہ اپنی نشان
احمدیت کی صداقت کا دکھایا تو نے

دیکھکر جس کو ملائک کہیں سبحان اللہ
ہر زبان پر ہے یہی صلّ علیٰ صلّ علیٰ

نظم

خدا کے حکم "لا اکراہ فی الدین" کو بھلا دینا
یہ ہے توہین مولا اور بغاوت اسکو کہتے ہیں

بنو تم مرد میدان کے اگر کچھ پاس رکھتے ہو
دلائل کام میں لاؤ صداقت اسکو کہتے ہیں

کیا ہے سنگسار اک مسلم بے جرم کو ناحق
بتا اے نشائے کابل۔ باد شاہت اسکو کہتے ہیں

سراسر حکم مولا کے مخالف گام زن ہونا
مسلمان پھر بھی کہلانا۔ جہالت اسکو کہتے ہیں

کرے انصاف کا خون اور جان لے ایک مومن کی
مسلمانوں بتاؤ کیا حکومت اسکو کہتے ہیں

دکھایا خوب نیچا نعمت اللہ تو نے دنیا کو
رہا ثابت قدم حق پر شجاعت اسکو کہتے ہیں

نہ کی پرواہ کچھ بھی خویش کی۔ اولاد کی جاں کی
رہ حق میں ہوا قربان شہادت اسکو کہتے ہیں

یہ وہ عزت ہے جس کے واسطے خالد ترستے تھے
خدا نے آپ کو بخشی ہے عزت اس کو کہتے ہیں

بتایا اے برادر تو نے ہمکو خود فنا ہو کر
طریقہ یہ ہے الفت کا محبت اسکو کہتے ہیں

ہمارے دل ہوئے ٹکڑے فقط اس ظلم کو سن کر
نبھا ہا اس کو تو نے۔ استقامت اسکو کہتے ہیں

ہمیں بھی خدمت دین کی ملے توفیق اے مولا
مخالف بھی پکار اٹھیں کہ خدمت اسکو کہتے ہیں

مبارک ہو تمہیں فضل عمر جانا ولایت کا

مبارک ہو تمہیں فضل عمر جانا ولایت کا
بنو تم اہل مغرب کے لئے سورج ہدایت کا

منور تم سے ہوں حضرت سیہ دل ارض یورپ کے
وہاں کے مردے زندہ ہوں تو نقشہ ہو قیامت کا

ترے چہرے سے اے محمود احمدؐ دیکھ لے یورپ
سراپا ان میں تو ہو جائے آئینہ صداقت کا

ارو پائن پرندے نغمۂ توحید گائیں گے
اشارہ جو نہی پا دینگے تری چشم عنایت کا

چلا ہے تو؟ امیر المومنین پیغام حق دینے
ترے ہاتھوں پہ ہو مفتوح دروازہ شفاعت کا

مسیح ناصری کا جانشین دیکھیں گے آنکھوں
خوش قسمت نصیبہ جاگ اٹھا اہل ولایت کا

خدا کا فضل یاور ہو۔ ترے اس جانے آنے سے
جمے سکہ دل ہا پہ احمد کی صداقت کا

ترقی دن بدن ہو احمدیت کی زمانہ میں
ہمارا ہر طرف بڑھتا نشان ہے اک صداقت کا

نہ ہونا چاہیئے کچھ فکر مرکز آپ کو آقا
خدا خود حامی و ناصر رہے گا اس جماعت کا

کلیم خستہ جان کی یہ دعا ہے روز و شب یارب
اسے بھی فخر حاصل ہو محمدؐ کی شفاعت کا

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں رہنے کی عزت عطا کی ہے۔ اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے۔ کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے عطا مقرر کئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق میں کئے جانے سے پہلے اعلان کر دیا تھا۔ اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلائی تھی۔ الحکم قوم کی امانت ہے۔ اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں اس کی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب قریباً مفت حاصل کریں گے بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے۔ کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائیں گی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید اور تفسیری پاروں کے نوٹ بھی ہیں جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

(پارہ نمبر ۲ لغایت ۱۳ و ۱۵ لغایت سترہ)

(۲) مراۃ الجہاد: جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۱۲ رعایتی صرف ۱۲؍

(۳) مکتوبات احمدیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی قیمت ۸ رعایتی صرف ۱۴؍

(۴) خطبات کریمیہ: حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے اصلی قیمت فی جلد ۴ رعایتی قیمت ۲؍

(۵) مالا باریں احمدیت کی تاریخ: حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور اسے مجاہد مصری نے ہی چھپوالیا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت ۱۰؍

(۶) برہان الحق: عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے جسکو حضرت مسیح موعودؑ کے عہد سعادت میں ایک نو مسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ رعایتی ۱؍

(۷) ادعیۃ القرآن: قرآن مجید کی دعائیں اور ان کا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ۱؍

جماعت احمدیہ میں سب سے پہلی نئی طرز تحریر و تقطیع پر

بلا ترجمہ حمائل شریف

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ۔ دل کی مراد برآئی مدت سے تمنا تھی بحمدہ اللہ اللہ جل شانہ نے اپنی جناب سے توفیق عطا فرمائی اور حمائل شریف کے طبع ہونے کے اسباب پیدا کر دیا۔ یوں تو صدہا قرآن و حمائلیں طبع ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ انما الاعمال بالنیات کے ماتحت ہر کام میں اللہ تعالیٰ برکتیں اور خوبیاں عطا فرماتا ہے چنانچہ محض فضل و کرم سے خداوند تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب کی چھاپنے کا اس خاکسار کو شرف عطا فرمایا ہے اور نہایت آسانی کے ساتھ تمام سامان میسر آئے۔ احباب انشاء اللہ یقین کریں کہ یہ کام دوستوں کی جیب خالی کرانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ان کے دلوں کو خوش کن اور خوشگوار بنانے اور تلاوت کا ذوق شوق پیدا کرنے کے لئے ہوگا تا ان کے لئے نجات کا موجب اور ہمارے لئے ثواب کا باعث ہو۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ اس کو اعلیٰ پیمانہ پر طبع کرانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی جلد بندی کے لئے خاص جرمن اور انگلینڈ سے سامان جلد سازی منگانے کا انتظام کر لیا ہے۔ جن احباب کی درخواستیں خریداری ماہ نومبر ۲۴ء تک پہونچیں گی ان کے نام "حمائل شریف" کی جلد پر سنہری حروف میں لکھے جاویں گے۔ اور حمائل مقدسہ کی لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ غرضیکہ ہر ایک امر اور خصوصاً صحت کا خاص اہتمام رکھا گیا ہے۔ ہر امر کی خاص طور پر نگرانی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایام جلسہ سالانہ پر احباب حمائل شریف کو طبع شدہ پائیں گے۔ اور نمونہ کا صفحہ بہت جلد دوسرے اشتہار کے ذریعہ شایع ہوگا۔

درخواستیں بنام

محمد اسمٰعیل و محمد عبداللہ تاجران کتب قادیان

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل کی قیمت ہے رعایتی مع رسالہ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت چار روپیہ رعایتی قیمت تین روپیہ یہ رعایت آخر نومبر تک ہوگی۔ اس لئے درخواستیں جلد بھیجدیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

تمام درخواستیں بنام منیجر ہوں

آزماؤ شفا پاؤ **ھو الشافی** آزماؤ شفا پاؤ

مشکلیں آسان ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ **معجون شاہی یا اکسیر جریان**: خوشخبری ہو کہ ہماری کئی دس سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی یا اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں کے بعد اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کیلئے ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بد اعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنی اسکی ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ .... عہ؍

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب**: بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر قسم کی سستی ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب .... ۱۲؍

۳۔ **کشتہ طلاء**: جس کو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پھر اس میں یاقوت اور کشتہ طلا کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں اور اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب سے چند اقتباسات برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں جو کہ یہ ہیں کہ سونا دل و دماغ کو اور حرارت غریزی کو بڑھاتا ہے فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا امراض سوداوی اور خفقان و توحش اور رنج و حزن جنون اور درد کو قطع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خود بخود ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی خوراک ۶ سینکڑہ خوراک ۱۵؍

۴۔ **حب مقوی باہ**: یہ گولیاں اپنے اندر ہر قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ اور ضعف دماغ اور ضعف معدہ کو نہایت مفید ہیں باقاعدہ سلسلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ کی ۱۴ گولی

۵۔ **اکسیر سوزاک**: سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ ۴؍

۶۔ **سرمہ مرواریدی**: یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کے لئے بھی از حد مفید ہے کیونکہ یہ نہایت قیمتی اجزا مروارید وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے فی تولہ ۱۲؍

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول رضی بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت سے تیار کی ہوئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوں گی

ملنے کا پتہ: حکیم محمد الدین احمدی۔ گوجرانوالہ